© rasailojaraid.com

صوابدیدی کے درجے سے اٹھا کر باجماعت ٹھہرانا، احیائے سنت تھا۔ لہٰذا ان کا اسے بدعتِ حسنہ کہنا بالکل درست ہے۔ بدعتِ حسنہ کے مقابلے میں بدعت سیئہ کی ترکیب گھڑنا، گمراہی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے احیائے سنتِ نبوی کا کارنامہ سرانجام دیا تھا۔ ورنہ ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی فی النار ہے۔

اسراف آب

اہل علم، پانی کے قحط پر آواز بلند کر رہے ہیں جو بالکل برحق ہے۔ اللہ رب العزت قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں۔ ''اگر تم توبہ کرو تو ہم بارشیں خوب خوب برسائیں گے جس سے تمہاری اولاد اور فصلات میں برکت بڑھے گی۔'' پھر یہ بھی مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں سے رزق اور پانی بقدرِ ضرورت اتارتے رہتے ہیں۔ پھر اسراف کی مذمت ہی نہیں آتی بلکہ مترفین اور مسرفین کو شیطان کا ایجنٹ قرار دیا گیا ہے۔ اسلام کا حوالہ سب سے مضبوط ہے۔ قانونِ قدرت اور کامن سینس کے قریب ہے۔ ہمارے ہاں بے دردی سے میٹھے پانی کو ضائع کیا جاتا ہے۔ شہری حکومتیں، واٹر سپلائی کا نہایت ہی ردی ریکارڈ رکھتی ہیں۔ واٹر سپلائی کے پانی میں گندے نالوں کے پانی کی آمیزش اندھے کو بھی نظر آتی ہے کیونکہ جب وہ یہ پانی پیتا ہے تو اسے بدبو آتی ہے اور یوں اندھے بھی، دیکھ سکتے ہیں۔

کارخانے اپنا زہریلا پانی نہروں، دریاؤں اور سمندروں میں ڈال رہے ہیں یا کھلی زمینوں میں چھوڑ رہے ہیں۔ آلودہ پانی کی ری سائیکلنگ کارخانہ دار کی قانونی ذمہ داری ہے مگر ہمارے ہاں ہر قانون کی خلاف ورزی، رشوت دے کر، کر لی جاتی ہے۔ کالا باغ ڈیم کا بننا اس ساری خرابی کا واحد علاج بتایا جاتا ہے جو یقیناً ایک بڑا جھوٹ ہے۔ کوئی صحافی، عمر چیمہ جیسا، اٹھے اور تحقیق کرے تو یہ ثابت کرنا مشکل نہ ہوگا کہ اس ڈیم کی مخالفت میں وہی لوگ پیش پیش ہیں جن کے اجداد نے قیام پاکستان کی مخالفت کی تھی ہم جانتے ہیں کہ انڈیا نے ڈیم کی مخالفت کرنے والوں کو مال لگایا ہے مگر ہم کہتے ہیں ؎

اگر کھو گیا اک نشیمن تو کیا غم ...... مقاماتِ آہ و فغاں اور بھی ہیں

ہمارے شمالی علاقہ جات اور کے۔ پی۔ کے میں قدم قدم پر ایسے مواقع موجود ہیں جہاں چھوٹے بڑے سینکڑوں ڈیم بن سکتے ہیں۔ مگر کوئی ملت کا ہمدرد ہو تو۔ آج ہی اخبارات میں جناب چیف جسٹس آف پاکستان کی طرف سے نویدِ جاں فزا آئی ہے کہ انہوں نے کالا باغ ڈیم کی تعمیر پر قومی رائے میں اتفاق پیدا کر لیا ہے۔ اگر وہ

© rasailojaraid.com